مکۃ المکرمہ
کی شان و عظمت

01-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

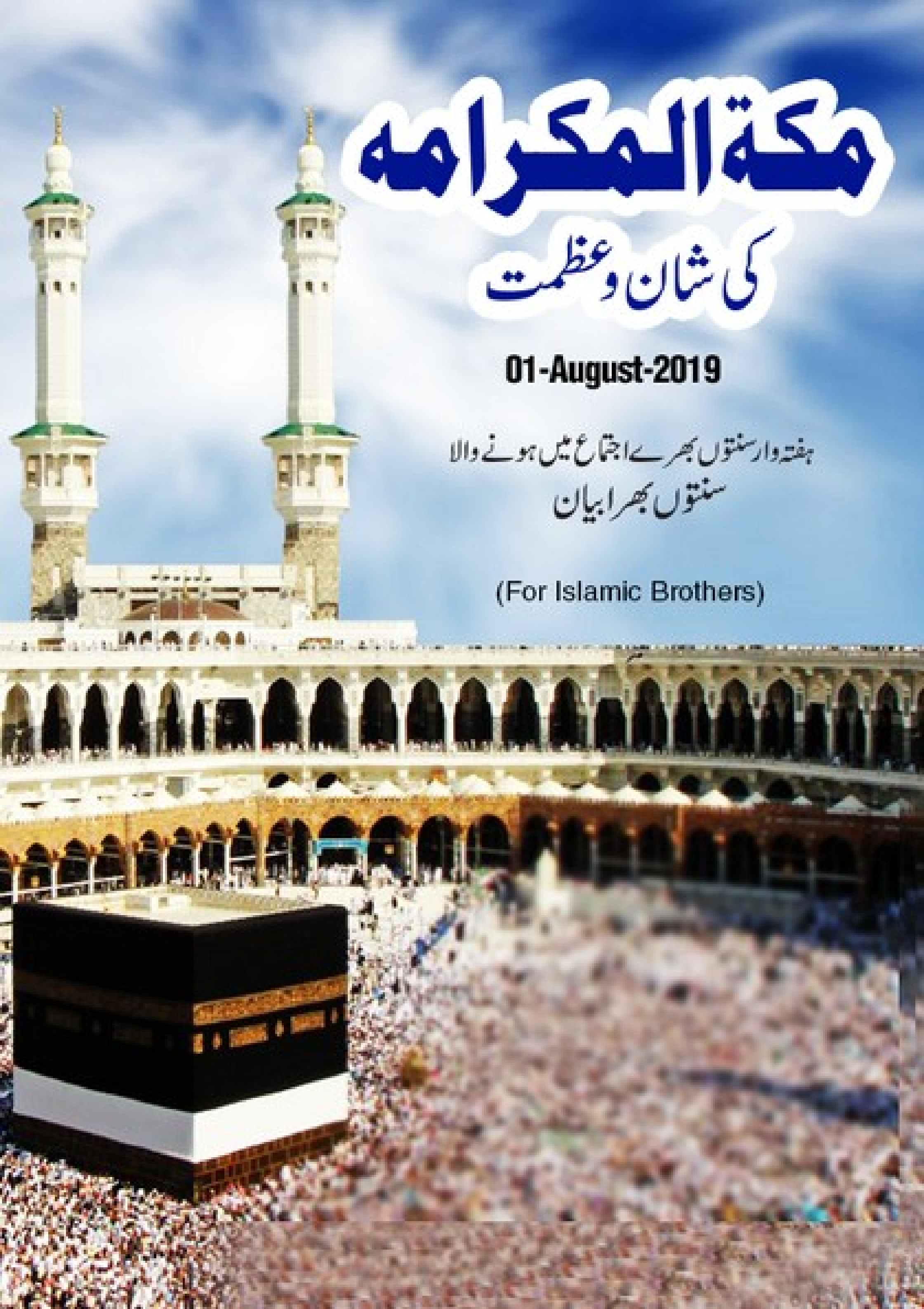

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو ۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

یعنی جو مجھ پر جُمُعہ کے دن دُرُود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔

(جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ پاک وہ عظیم اور مُقَدَّس ترین شہر ہے جس کے فضائل قرآن و احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم بھی اس پاکیزہ شہر کے فضائل و خصوصیات کے بارے میں سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے

1 ۔۔۔معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ (پ۴،اٰلِ عمران:۹۶)

بیان کردہ آیتِ مقدّسہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے:روئے زمین پر عبادت کیلئے سب سے پہلے جو گھر تیار ہوا وہ خانۂ کعبہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے:کعبۂ مُعَظَّمَہ بَیْتُ الْمَقْدِس سے چالیس(40) سال قبل بنایا گیا۔(بخاری،کتاب احادیث الانبیاء، ۱۱-باب، ۲/۴۲۷،حدیث:۳۳۶۶)اور فرشتوں کا قبلہ بَیْتُ الْمَعْمُوْر ہے جو آسمان میں ہے اور خانۂ کعبہ کے بالکل اوپر ہے۔

(کنز العمال،کتاب الفضائل،باب فی فضائل الامکنۃ،۷/۴۹،الجزء الرابع عشر،حدیث:۳۸۰۸۱)

کَعبۂ مُعَظَّمَہ کی خصوصیات

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کَعْبَۂ مُعَظَّمَہ کی بہت سی خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

(1)...سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2)...تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بَیْتُ الْمَقْدِس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3)...مکّۂ مُعَظَّمَہ میں واقع ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4)...اس کا حج فرض کیا گیا۔

(5)...حج ہمیشہ صرف اسی کا ہوا، بَیْتُ الْمَقْدِس قبلہ ضرور رہا ہے لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6)...اسے امن کا مقام قرار دیا۔

(7)...اس میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم (بھی) ہے۔

(تفسیر صراط الجنان،۲/۱۵،۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! **بَیْتُ اللہ شریف** کا حج کرنا وہ عظیم اور عمدہ عبادت ہے کہ عاشقانِ رسول اِس عظیم عبادت کو کرنے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں، دوسروں سے دعائیں کرواتے ہیں، اِس مقصد کو پانے کی خاطر کمیٹیاں ڈالتے ہیں، اپنی حلال کمائی میں سے کچھ نہ کچھ الگ سے جمع کرتے ہیں، پھر مخصوص رَقم جمع ہو جانے کے بعد فَرِیضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتے ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ اب کی بار اُن کا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور وہ بھی حج کی سعادت پا کر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، مقاماتِ مُقَدَّسہ پر جا کر رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگیں گے، اپنا حالِ دل سُنائیں گے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گے۔ پھر جس کا نام قُرعہ اَندازی میں نکل آتا ہے تو اُس کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد وہ خواب میں نہیں بلکہ حقیقت میں اُس شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی حُدود میں داخل ہو جائے گا جس کی شان و عظمت قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰، البلد: ۱ تا ۲)

ترجَمۂ کنز العرفان: مجھے اِس شہر کی قسم۔ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِینِ کِرام (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا اِس بات پر اِجماع (یعنی اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکر فرمائی ہے وہ **مَکَّۂ مُکَرَّمَہ** ہے۔ اِسی آیتِ مُبارَکہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب (بارگاہ) میں یُوں عَرض گزار ہوئے: یَا رَسُوْلَ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اِتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکْر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اور آپ کا مَقام و مَرْتَبَہ اُس کے ہاں اِتنا بُلند ہے کہ اُس نے لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ کے ذریعے آپ کے مُبارَک قدموں کی خاک کی قسم ذِکْر فرمائی ہے۔(شرح زرقانی علی المواهب، الفصل الخامس۔۔۔الخ، ۸/۴۹۳، فتاویٰ رضویہ، ۵/۵۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم مکّے شریف کی شان و عظمت کی گواہی دے رہا ہے، اِسی طرح مُختَلِف اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی مَکَّۂ پاک کے عظیمُ الشّان فضائل کو بَیان کیا گیا ہے۔ آیئے! دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل و دماغ میں بھی اِس مُقَدَّس شہر کی **شان و عظمت** مزید واضح ہو جائے، چنانچہ

(1) اِرْشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَکَّۃَ وَلَا الْمَدِیْنَۃَ یعنی مکّے اور مدینے میں دجّال داخِل نہیں ہو سکے گا۔(مسند امام احمد، ۱۰/۸۵، حدیث: ۲۶۱۰۶)

(2) اِرْشاد فرمایا: جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نِیَّت تھی اور اِسی حالت میں اُسے حَرَمین یعنی مکّے یا مدینے میں مَوت آگئی تو اللہ پاک اُسے قِیامت کے دن اِس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہو گا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی وہ قیامت کے دن اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔(مصنف عبد الرزاق، ۹/۱۷۴، حدیث: ۱۷۴۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے بابرکت مقامات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و بَرَکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں مگر ان سب میں کعبے شریف کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر مَحْشر میں لایا جائے گا

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: تَورات شریف میں ہے: اللہ پاک قیامت کے دن اپنے 7 لاکھ مُقَرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زَنجیر ہو گی، اللہ پاک فرمائے گا: جاؤ! اور کعبہ کو ان زنجیروں میں باندھ کر مَحْشَر کی طرف لے آؤ، فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: اے کَعْبَۃُ اللہ! چل۔ تو کعبۂ مُبارَکہ کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔ آسمان سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: تُو سُوال کر!، تو کعبہ شریف اللہ پاک سے عرض کرے گا: اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں دفن کئے گئے مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما۔ تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے گا: میں نے تیری درخواست قَبول فرمالی۔ حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: پھر مَکّۂ پاک میں دُفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گرد جمع ہو کر تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قَبول ہو جائے۔ آسمان سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو اکٹّھے ہو کر دُور دُور سے میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں اور دوستوں کو چھوڑا، اُنہوں نے زِیارت کے شوق اور فرمانبرداری میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق ارکانِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے

سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قبول فرما، ان کو قیامت کی گھبراہٹ سے اَمن عطا فرما اور انہیں میرے آس پاس جمع کردے۔ تو ایک فِرِشتہ پکارے گا: اے کعبہ! ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہ کئے ہوں گے اور ان پر اَڑ کر اپنے اوپر دوزخ کو واجِب کرلیا ہوگا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا: اے اللہ پاک! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر دوزخ واجِب ہو چکا ہے۔ تو اللہ پاک فرمائے گا: میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔ تو وُہی فِرِشتہ پکارے گا: جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ اللہ پاک ان سب کو کعبے کے آس پاس جَمْع کردے گا۔ ان کے چہرے سَفید ہوں گے اور وہ جہنّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیہ (یعنی لَبَّیْك) کہیں گے۔ پھر فِرِشتہ پکارے گا: اے کعبۃُ اللہ! چَل۔ تو کعبہ شریف (اس طرح) تَلْبِیہ (یعنی لَبَّیْك) کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ، بِیَدَیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔ پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ مَحْشَر تک لے جائیں گے۔ (الروض الفائق ص ٦٦)

لشکرِ سُلَیمان اور کعبہ

حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا تخت ہوا میں اُڑتا جارہا تھا، جب **کعبے شریف** سے گزرا تو کعبہ رویا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: ایک نبی تیرے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نماز پڑھی۔ اِس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: نہ رو! میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کروں گا، جو تیری طرف ایسے ٹُوٹیں گے جیسے پرندے اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچّے کے شوق میں۔ تیرے شہر میں رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیدا کروں گا جو مجھے سب نبیوں (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے زیادہ پیارا ہے

۔(تفسیر بغوی، ۳/۳۵۱ملخّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ پاک نے مکے شریف کو کیسی عظیمُ الشان خُصوصیات و بَرَکات سے نوازا ہے،لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی اُلجھنوں میں اُلجھے رہنے کے بجائے مکے مدینے کی حاضری کے لئے کوششیں جاری رکھیں،اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں،ماں باپ اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں،اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا،کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی خوش نصیب حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شہرِ مَکَّہ کو صِرف یہی ایک شَرَف حاصِل ہوتا تو بھی اِس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا کہ اِس مبارک سَرزمین پر **بَیْتُ اللہ شریف** اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے مگر قربان جایئے!اِس کے علاوہ بھی اِس مبارک شہر کے فضائل و خُصوصیات ہیں اور وہ اِس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے،بس بَیان کرتے اور سُنتے چلے جائیں کیونکہ اِس مُقدَّس شہر (Holy City) میں جگہ جگہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے نسبت رکھنے والی مُقدَّس و یادگار مساجِد،کُنویں،غاریں،تعمیرات اور مزاراتِ مُقدَّسہ وغیرہ موجود ہیں۔ آیئے!بَرَکت حاصل کرنے کے لئے **مکّے شریف کی چند خُصوصیات** کے بارے میں سُنئے اور اپنے دل میں اِس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

مَکَّۂ مُکَرَّمہ کی چند خُصوصیات

(1)پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف میں پیدا ہوئے۔

قبولیتِ دعا کا مقام

حضرت سَیِّدُنا علّامہ قُطبُ الدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس مبارک مقام پر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت ہوئی اس مقام پر دُعا قبول ہوتی ہے۔

(بلدالامین، ص ۲۰۱)

خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اِس مکانِ عَظَمت نشان کی جگہ لائبریری(Library) قائم ہے اور اِس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: **"مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ"**۔(عاشقانِ رسول کی 130حکایات، ص ۲۳۷)

(2)نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا۔

(3)یہیں کعبہ شریف ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے۔ آیئے! طوافِ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

طوافِ کعبہ کے فضائل

1. جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس(10) گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس(10) دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔

(مسند امام احمد، ۲/۲۰۲، حدیث: ۴۴۶۲)

2. جو بَیْتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی بیہودہ بات نہ کرے تو یہ ایک

غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔(معجم کبیر، ۲۰،ص ۳۶۰،حدیث:۸۴۵)

3. جس نے 50بار بَیْتُ اللہ شریف کا طواف کیا تووہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ (اپنی) ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔(ترمذی،ابواب الحج،باب ماجاء فی فضل الطواف،حدیث:۸۶۶،ص۱۷۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4)مَسْجِدُالحرام شریف مکے شریف میں ہے،جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ(100,000) نمازوں کے برابر ہے،جیسا کہ

مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار(1000) نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔(مسند احمد،مسند جابر بن عبداللہ،۵/۱۰۸،رقم:۱۴۷۰۰)

(5)آبِ زم زم کا کُنواں بھی یہیں پر واقع ہے۔

آبِ زم زم کی برکتیں

آبِ زم زم کی بَرَکتیں بیان کرتے ہوئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے،جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے،اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں شفا دے گا،اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں پناہ عطا فرمائے گا،اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ پاک تمہاری پیاس بجھا دے گا۔(اس

حدیثِ پاک کو روایت کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، کشادہ رِزْق اور ہر بیماری سے شفا کا سُوال کرتا ہوں۔

(مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب له، ۲/۱۳۲، رقم: ۱۷۸۲)

(6) حَجرِاَسود اور مقامِ اِبراہیم بھی اسی شہرِ مُقدس شہر میں ہیں۔

حجرِاسود اور مقامِ ابراہیم

حَجرِ اَسْوَد جنّتی پتّھر ہے، رُکن (یعنی حجرِ اَسْوَد) اور مَقامِ (ابراہیم) دو "**جنّتی یاقُوت**" ہیں۔ پہلے بہُت نورانی تھے۔ اللہ پاک نے اِن کا نور چُھپا دیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرِق و مغرِب کو چمکاتے۔ (تفسیرِ نعیمی، ۱/۶۳۰) جب سنگِ اَسْوَد دیوارِ کعبہ میں قائم کیا گیا تو اس کی روشنی چاروں طرف دُور تک جاتی تھی، جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہاں تک حرم کی حُدُود مُقرَّر ہوئیں، جس میں شکار کرنا منع ہے اور سنگِ اَسْوَد کا رنگ بالکل سفید تھا، گنہگاروں کے ہاتھوں سے سیاہ (کالے رنگ کا) ہو گیا۔ (تفسیرِ نعیمی، ص ۶۸۰، ۶۸۱)

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے چُوما ہے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے حَجرِاَسود! میں جانتا ہوں تُو پتّھر ہے، فائدہ و نقصان کا مالک نہیں۔ اگر میں نے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے چُومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چُومتا۔ (بلد الامین، ص ۶۱)

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن یہ پتّھر اُٹھایا جائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے بولے گا اور اپنے آپ کو چُومنے والے کے حق

میں گواہی دے گا۔(ترمذی، ۲/۲۸۶، حدیث:۹۶۳)

اس کا چُھونا گناہوں کو مِٹاتا ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نبی ہونے کا اِعلان بھی نہ فرمایا تھا، اس وَقْت بھی یہ پتّھر مبارک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کہتا تھا، اس پتّھر شریف کو پھر ایک مرتبہ اپنی اَصل شکل پر کر دیا جائے گا، قِیامت کے دن اس کی لمبائی اور چوڑائی جَبَلِ اَبی قُبَیس جتنی ہو گی۔(بلدالامین، ص ۶۲۔الجامع اللطیف لابن ظھیرۃ، ص ۳۷-۳۸)

(7) صَفا مَروَہ بھی اسی شہر میں ہیں۔یہ دونوں پہاڑ اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ہیں، چُنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 158 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کا بدلہ دینے والا، خبردار ہے۔

مِیقات کا بیان

(8) مِیقات کے باہَر سے آنے والے بِغیر اِحرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہو سکتے۔

میقات کی تعریف

مِیقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکۂ پاک جانے والے آفاقی کو بغیر اِحرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو۔یہاں تک کہ مکۂ پاک کے رہنے والے بھی اگر

میقات کی حدود (مثلاً طائف یا مدینۂ پاک) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر اِحرام مکہ پاک آنا جائز ہے۔
(رفیق الحرمین، ص ٦٣)

(9) دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں مَکَّۂ پاک حاضر ہوتے ہیں۔

(10) جو اِس شہرِ مُقدّس میں داخِل ہو جائے اَمن پانے والا ہو گا، چنانچہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 126 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنا دے۔ (پ ١، البقرۃ: ١٢٦)

(11) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دن کا کچھ وَقْت یہاں کی گرمی پر صَبْر کر لینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے، چنانچہ

مکے کی گرمی پر صَبْر کی فضلیت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْهُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وَقْت مکّے کی گرمی پر صَبْر کرے دوزخ کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔ (اخبار مکۃ، ٢/٣١١، حدیث: ١٥٦٥)

غارِ حِرا

(12) یہاں غارِ حِرا ہے، جہاں مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی نازِل ہوئی، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رسول ہونے کا اعلان کرنے سے پہلے غارِ حِرا میں ذِکْر و فِکْر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قِبْلَہ کی جانب واقع ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) سے مَالَمْ یَعْلَمْؕ(۵) تک 5 آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارک مسجدُ الحرام سے مشرِق کی طرف تقریباً 3 میل کے فاصلے پر واقع **"جَبَلِ حِرا"** پر ہے، اِس مبارک پہاڑ کو **جَبَلِ نُور** بھی کہتے ہیں۔ **"غارِ حِرا"** غارِ ثور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثور نے تین (3) دن (Three Days) تک رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چُومے جبکہ غارِ حِرا نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک صحبت سے زیادہ عرصہ مُشَرَّف ہوا۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۱ ملخصاً)

(13) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں پر ہر **موسم کے پھل** (Fruits) ملتے ہیں۔

(14) اور (15) **مِعراجُ النَّبی** اور **چاند کے دو ٹکڑے** ہونے کے معجزات اِسی شہر میں ظاہِر ہوئے۔

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

کفارِ مکہ نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **مُعْجِزہ** طلب کیا تو کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھادیا، ایک ٹکڑا **"جَبَلِ اَبِی قُبَیْس"** پر نظر آیا اور دوسرا ٹکڑا **"جَبَلِ قُعَیْقِعَان"** پر دیکھا گیا۔ اس طرح چاند کو دو پارہ کرکے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکۂ پاک کے غیر مسلموں کو دکھادیا اور فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔ (تفسیر جلالین، ص ۴۴۰، پ ۲۷، القمر: ۱)

(17) دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِی قُبَیْس یہیں واقع ہے۔

جَبَلِ ابُو قُبَیْس

جَبَلِ اَبِی قُبَیْس دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، جو مسجِدُ الحَرام کے باہَر صَفا و مَروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قبول ہوتی ہے، اَہلِ مَکّہ خشک سالی کے موقع پر اِس پہاڑ پر آکر دُعا مانگتے تھے۔

حدیثِ پاک میں ہے:**حَجَرِ اَسوَد** جنّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔(الترغیب والترھیب، ۲/۹۴، حدیث:۱۷۸۲) اِس پہاڑ کو ”**اَلْاَمِین**“ بھی کہا گیا ہے۔”**طُوفانِ نُوح**“میں حَجَرِ اَسوَد اِس پہاڑ(Mountain) پر حفاظت سے تشریف فرما رہا۔ایک روایت کے مطابق کعبے شریف کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرت سَیِّدُنا اِبراھیم عَلَیْہِ السَّلام کو پُکار کر عَرض کی:”حَجَرِ اَسوَد اِدھر ہے۔“

(بلدالامین،ص ۲۰۴ ملخصاً)

منقول ہے،رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر تشریف لا کر **چاند** کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔چُونکہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ پہاڑوں کے دَرمِیان گھرا ہُوا ہے چُنانچہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا۔پہلی(دوسری اور تیسری)رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا اِس جگہ پر یادگار کے لئے ”**مسجدِ ہِلال**“ تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے ”**مسجد بِلال**“ بھی کہتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات،ص ۲۳۸ ملخصاً)

(18) **نبیِّ اَکرم** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں اپنی **حیاتِ ظاہِری** کے 53 برس گزارے۔

(19) حضرت سَیِّدُنا امام مَہْدِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ظُہور مکّے شریف میں ہی ہو گا۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں،ص ۲۰۰ ملخصاً)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”یَومِ تَعْطِیل اِعْتِکاف“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کی حاضری کی حقیقی تڑپ پانے اور دل میں عشقِ رسول کو بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجانا ایک بہترین عمل ہے۔لہٰذا اس مَدَنی ماحول میں رچ بس جائیے اور 12 مَدَنی کاموں میں وَقْت دینے کا معمول بنائیے۔12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ”**یَومِ تَعْطِیل اِعْتِکاف**“ بھی ہے۔چُھٹی والے دن شہر کے عَلاقوں اوراَطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جا کر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ

مقامی عاشقانِ رسول کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لمحہ عبادت میں شُمار ہوگا☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحبّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔

نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لیے **اچھی صحبت** بہت ضروری ہے ورنہ بسا اوقات اِنسان نیکیوں کے فضائل پڑھ یا سُن کر اپنا ذہن تو بنالیتا ہے کہ اب مجھے اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی، بس اب نیکیوں سے ہی دِل لگانا ہے مگر بُری صحبت آڑے آتی ہے، جو نیکیوں پر اِستقامت ملنے میں رُکاوٹ بنتی ہے۔بسا اوقات **نہ کرنے والے کام** اِنسان کا وَقْت برباد کرنے کے ساتھ ساتھ بہت ساری نیکیوں سے بھی محروم کر دیتے ہیں اور اچھی صحبت انسان کو نیک بناتی اور برائیوں سے پیچھا چھڑاتی ہے۔

آیئے!ترغیب کے لئے اچھی صحبت کی ایک مَدَنی بہار سُنئے، چُنانچہ

خوابِ غفلت سے بیداری

کَھڑی شریف(کشمیر) کے ایک عَلاقے پُل مَنڈا میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بے عَمَلی کی زندگی گزار رہے تھے۔نماز روزوں کے مُعاملے میں سُستی کرنا اور بد اَخلاقی سے پیش آنا اُن کا معمول بن چُکا تھا۔نہ اللہ پاک کے حقوق کی پروانہ ہی حُقوق بندوں کے حُقوق کا خیال۔ایک اسلامی بھائی اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر وہ ٹال دیا کرتے تھے اور یوں کم وبیش 10 سال گزر گئے۔ایک دفعہ اُنہی کے ایک دوست (Friend) نے اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی اِس خوب صورت انداز میں دعوت پیش کی کہ اُن کے دل میں بھی شرکت کی خواہش پیدا

ہوئی اور اگلے ہی ہفتے وہ اُن کے ساتھ اِجتماع میں جا پہنچے۔اِجتماع میں بہت سُکون ملا۔سنتوں بھرا بیان اور رِقّت اَنگیز دعا سے ان کے دل میں بہت اَثر ہوا، پھر وہ بھی پابندی سے شریک ہونے لگے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کا چہرہ سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سے جگمگانے لگا۔اِجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتیں لُوٹنے کا موقع مِلا اور وہ بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکۂ پاک کی حاضِری کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کا ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں کیونکہ یہ حضرات مکّے مدینے کی سرزمین سے سچّی عقیدت و مَحبّت فرمایا کرتے تھے،اِن مقامات سے اِن کی مَحبّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوُجود بھی مَکَّۂ پاک کے فُیوض و بَرَکات حاصِل کرنے کی غَرَض سے زندگی (Life) کا کثیر حِصّہ شہرِ محبوب کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال اِسْتِقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔اللہ کریم ان اللہ والوں کے صدقے میں ہمیں بھی زیارتِ مکہ و مدینہ کی نعمت سے مالامال فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج و عُمرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کی حقیقی مَحبّت کا جام پینے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور دینِ مَتین کا پیغام

عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اِسلامی کم و بیش 107 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے،اِنہی میں سے ایک "مجلسِ حج و عُمرہ" بھی ہے۔ "مجلسِ حج و عمرہ" حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ مدنی تَرْبِیَت کرنے،اُنہیں بارگاہِ الٰہی اور بارگاہِ مُصْطَفٰے کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم کی گئی ہے۔اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبَلِّغِیْن اِسْلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں جاکر حاجیوں کی مدنی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلّغات اِسْلامی بہنیں حجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مجلس کے تحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" اور "رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن" بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ پاک کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیوانے اِس عِبادت کو اَچھے طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔اللہ پاک "مجلسِ حج و عمرہ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**ابوجہل کی موت**" صَفْحَہ نمبر 21 سے سَفَر کرنے کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں

۔☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر،جمعرات یا ہفتے کو کرے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۳/ ۴۰۰ ملخصاً)☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب دوستوں سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے پہلے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی:(1)سورۂ کٰفِرُون (2)سورۂ نَصر

(3)سورۂ اِخلاص (4)سورۂ فَلَق (5)سورۂ ناس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتِدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے۔(اِس طرح سورتیں پانچ (5)ہوں گی اور بِسمِ اللّٰہ شریف چھ (6)بار) سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو مال والا تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب دوستوں سے زیادہ) بُرے حال والا ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے پہلے ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپَسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا۔(ابویعلی،٦/ ٢٦٥، حدیث:٧٣٨٢)

اعلان:

سفر کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت

کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مُصطفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(1)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(2)

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(3)

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ کریم پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، یکم اگست 2019ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکرِ مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

☆ آئینہ، سُرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۶/ ۱۰۵۱) ☆ راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانِب جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" اور سیڑھیوں یا نچلی جانب سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہئے ☆ منزل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھئے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط ترجمہ: میں اللہ کریم کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہر نقصان سے بچے گا۔ (الحِصنُ الحَصین، ص ۸۲) ☆ دورانِ سفر بھی نماز میں ہر گز کوتاہی نہ ہو، ☆ راستے میں بس خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بَک بَک کرکے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے

---

1 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

صبر سے کام لیجئے اور جنّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جائیے☆ بھیڑ کے موقع پر کسی کمزور یا مریض کو دیکھیں تو ثواب کی نِیَّت سے اُس کو بس وغیرہ میں اصرار کرکے اپنی سیٹ پیش کر دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆آبِ زم زم پیتے وَقْت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

(مُسْتَدْرَک لِلْحَاکِم، ۲/۱۳۲، حدیث:۱۷۸۲)

ترجمہ:اے اللہ پاک!میں تجھ سے عِلْمِ نافع کااوررِزْق کی کشادگی کا اور ہر بیماری سے شفایابی کا سُوال کرتا ہوں۔(مَدَنی پنج سورہ، ص۲۱۴)

☆اجتماعی فکرِمدینہ کا طریقہ(72مَدَنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور وفکر کرنا60سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیرللسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کرلیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِمدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

یومیہ 50 مَدَنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنز الایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج

کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35) صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44) نمازاور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو ، ویڈیو یا مدنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارادن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو12مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم